

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
ضروری اصطلاحات

أصول حدیث :

أصول حدیث سے مراد ان أصول وقواعد کے مجموعہ کا علم ہے جن کے ذریعے احادیث کی سند اور متن کو قبول یا مسترد کرنے کی معرفت حاصل ہوتی ہے۔

موضوع :

اس علم کا موضوع سند اور متن ہے قبول اور رد ہونے کے لحاظ سے۔

نتیجہ اور فائدہ :

صحیح اور ضعیف میں فرق واضح ہوتا ہے یا صحیح اور ضعیف احادیث میں امتیاز کرنے کا طریقہ سامنے آتا ہے۔

الحدیث :

لغوی تعریف : لغت میں حدیث قدیم کی ضد ہے یعنی جدید اور نئی چیز، اور اسکی جمع احادیث خلاف قیاس آتی ہے۔

اصطلاحی تعریف : ما أضيف إلى النبي ﷺ من قول أو فعل أو تقرير أو صفة یعنی جس کی نسبت اور اضافت نبی کریم ﷺ کی طرف ہو خواہ وہ قول ہو یا فعل ہو یا تقریر ہو یا صفت ہو، وہ سب حدیث کہلاتی ہیں۔

الخبیر :

لغت میں : خبر دینا (بتانا) اور اسکی جمع اخبار آتی ہے۔

اصطلاح میں : اس کے بارے تین اقوال ہیں :

(۱) یہ حدیث کے مترادف ہے، یعنی حدیث اور خبر کا ایک ہی مفہوم ہے۔

(۲) حدیث کے برعکس ہے، حدیث وہ ہے جو نبی کریم ﷺ سے منقول ہو اور خبر وہ ہے جو نبی کریم ﷺ کے علاوہ حضرات سے منقول ہو۔

(۳) خبر حدیث سے عام ہے، یعنی خبر وہ ہے جو نبی کریم ﷺ یا کسی اور سے منقول ہو، اور حدیث صرف وہ ہے جو نبی کریم ﷺ سے منقول ہو۔

الأثر :

لغت میں کسی چیز کے باقی رہ جانے والے نشان کو اثر کہتے ہیں

اصطلاحی تعریف میں دو قول ہیں :

۱۔ اثر حدیث کا مترادف ہے

۲۔ حدیث کے برعکس ہے یعنی اثر صحابہ کرام اور تابعین کے اقوال کو کہا جاتا ہے اور حدیث رسول اللہ ﷺ کے قول و فعل کا نام ہے۔

السنة :

السنة کبھی حدیث کے ہم معنی استعمال ہوتا ہے، اور کبھی طریقہ مسلوکہ فی الدین کے معنی میں۔

اور فقہاء کے نزدیک سنت فرض کے مقابل ہے یعنی کرنے والے کو ثواب اور نہ کرنے والے کو سزا نہیں۔

السند :

لغوی تعریف : جس پر اعتماد کیا جائے، اور سند کو سند اس لئے کہتے ہیں کہ متن کا اعتماد سند پر ہوتا ہے۔

اصطلاحی تعریف : سلسلہ الرجال الموصلة للمتن یعنی رجال اور راویوں کا وہ سلسلہ جو متن تک پہنچائے۔

الإِسْنَاد :

اس کے دو معنی ہیں:

(۱) مصدری معنی یعنی حدیث کو اس کے بیان کرنے والے کی طرف سند کے ساتھ منسوب کرنا

(۲) سند کا مترادف یعنی رجال حدیث اور راویوں کا تسلسل جو متن تک پہنچائے۔

الطریق - الطرق :

لغوی طور پر الطريق سے مراد راستہ ہے اور طرق اسکی جمع ہے۔ محدثین کے ہاں یہ لفظ سند اور روایت کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ کثرۃ الطرق سے مراد اس حدیث کی اسانید اور روایتوں کی کثرت ہے۔

الراوی :

جو شخص اپنی سند سے حدیث روایت کرتا ہو، خواہ مرد ہو یا عورت اس کو راوی کہا جاتا ہے۔

المتن :

ما صلب و ارتفع من الأرض یعنی لغوی لحاظ زمین کا وہ ٹکڑا جو مضبوط ہو اور بلند ہو۔

اصطلاحی طور پر: ما ینتھی إلیہ السند من الکلام۔ یعنی سند کے بعد والا کلام، جس پر سند جا کر ختم ہو جاتی ہے۔

مسند (نون کی زبر کے ساتھ)

لغوی تعریف: أسند سے مفعول کا صیغہ ہے اور أسند الشیء إلیہ سے مأخوذ ہے اور معنی ہے: فلان شخص نے اس چیز کو اسکی طرف بلند کیا اور منسوب کیا۔
اصطلاحی طور پر اسکے تین معانی ہیں:

(۱) ہر وہ کتاب جس میں ہر صحابی کی روایات علیحدہ علیحدہ جمع کی گئی ہوں۔

(۲) وہ مرفوع حدیث جو سند متصل ہو۔

(۳) اس سے مراد سند لی جائے اس وقت یہ مصدر میسی ہوگا۔

مسند (نون کی زبر کے ساتھ)

وہ شخص جو اپنی سند سے حدیث بیان کرے، خواہ وہ عالم ہو یا نہ ہو۔

أصل السند :

أصل السند سے مراد سند کی بنیاد ہے، یعنی ابتداء سند جہاں سے روایت کا سلسلہ شروع ہو، اور وہ صحابی کی جانب ہے۔

اور اسے أول السند، آخر السند، انتہاء السند، منتھی السند بھی کہتے ہیں۔

طبقه :

لغوی طور پر طبقہ سے مراد کسی ایک وصف میں مشترک افراد ہیں۔

اصطلاحی معنی میں وہ افراد جو عمر اور استاذ سے حدیث سننے میں ہم عصر ہوں۔

الاحتجاج :

احتجاج سے مراد کسی چیز کو حجت یا دلیل ماننا۔ جب یہ کہا جاتا ہے کہ یہ حدیث قابل احتجاج ہے، یا یحتج بہ تو اس سے مراد یہی ہوتی ہے کہ اس حدیث میں

صحت کی تمام شرائط موجود ہیں، لہذا یہ حدیث قابل حجت ہے۔

متفق علیہ :

وہ حدیث جس کو امام بخاری اور امام مسلم دونوں نے ایک ہی صحابی سے روایت کیا ہو، اور محدثین کے نزدیک اس سے مراد امام بخاری اور امام مسلم کا کسی حدیث پر متفق ہونا ہے۔ اس اتفاق سے مراد پوری امت کا اتفاق نہیں، تاہم ان دونوں ائمہ کا اتفاق پوری امت کے اتفاق کے مترادف ہے کیونکہ تمام امت نے ان دونوں محدثین کی احادیث کو قبول کرنے پر اتفاق کیا ہے۔

صيغ الجزم :

وہ صیغہ جن کے ذریعہ سے حدیث تاکید اور یقین کے ساتھ بیان کی جائے، یعنی جن میں صیغہ معروف استعمال ہو مثلاً : يَذْكُرُ، يَرَوِي، ذَكَرَ، رَوَى وغيره، عموماً یہ صیغہ صحیح احادیث کے لئے استعمال کیئے جاتے ہیں۔

صيغ التمریض :

وہ صیغہ جن کے ذریعہ سے حدیث بغیر تاکید اور یقین کے بیان کی جائے، یعنی جن میں صیغہ مجهول استعمال ہو مثلاً : يُذَكِّرُ، يُرَوِي، ذَكَرَ، رَوَى وغيره، عموماً یہ صیغہ ضعیف احادیث کے لئے استعمال کیئے جاتے ہیں۔

الطعن :

لغت میں طعن سے مراد وار کرنا، مارنا وغیرہ ہے۔ محدثین کے نزدیک اس سے مراد زبان سے کسی راوی کا عیب بیان کرنا، یا اس کے دین و عدالت، حفظ و ضبط، یا فہم و فراست وغیرہ کی کمی اور کوتاہی کے بارے میں تفصیل بیان کرنا ہے۔

اسباب ورود الحديث :

اس سے مراد وہ علم ہے جس میں ان اسباب کا ذکر کیا جاتا ہے جن کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ نے حدیث بیان فرمائی ہے۔ ان اسباب میں کوئی سوال، واقعہ یا حادثہ ہو سکتا ہے جس کی بناء پر آپ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا۔ یہ علم، علوم قرآن میں اسباب نزول کے علم کی مانند ہے۔

الأئمة الستة

ائمہ ستہ سے مراد صحاح ستہ کے چھ مؤلفین ہیں : امام بخاری، امام مسلم، امام ابو داؤد، امام ترمذی امام نسائی اور امام ابن ماجہ ہیں۔

المحدث :

وہ شخص جو علم حدیث میں روایت (بیان کرنے) اور درایت (معنی اور مفہوم کی سمجھ) کے ساتھ مشغول ہو اور بہت سی احادیث اور ان کے راویوں کے حالات پر آگاہ اور مطلع ہو۔

الحافظ :

اس کے دو معانی ہیں :

(۱) محدث کا مترادف ہے ۔

(۲) محدث سے بلند درجہ ہے اس حیثیت سے کہ رواۃ کے ہر طبقہ میں اسکی معرفت واقفیت اسکی جہالت اور عدم واقفیت سے زیادہ ہوتی ہے۔

الحاکم :

یہ لقب اس محدث کے لئے ہے جس کا علم حدیث، متن، سند، جرح و تعدیل کے ساتھ تمام ذخیرہ احادیث پر محیط ہو اور بہت کم اس کے علم سے باہر ہو۔

الحجة :

اس محدث کو کہتے ہیں جو تین لاکھ احادیث کا علم مع متون و اسانید رکھتا ہو۔

صحاح ستہ :

صحاح ستہ سے مراد حدیث کی یہ چھ کتابیں ہیں: صحیح البخاری ، صحیح مسلم ، سنن أبی داود ، سنن الترمذی ، سنن النسائی ، سنن ابن ماجہ .

السنن :

سنن سے مراد حدیث کی وہ کتابیں ہیں جو فقہی ابواب مثلاً کتاب الایمان ، کتاب الطہارۃ ، کتاب الصلاة پر مرتب کی جاتی ہیں اس طرح کی مشہور کتابیں: سنن أبی داود، سنن ترمذی، سنن ابن ماجہ وغیرہ ہیں۔

الجزء: جمع أجزاء :

ایسی کتاب کو کہا جاتا ہے جس میں کسی ایک مسئلہ کی یا ایک نوع کے مسائل پر احادیث جمع کی گئی ہوں جیسے امام بیہقی کی جزء القراءة ہے اور امام مروزی کی جزء قیام اللیل۔

الأربعین ، الأربعینات ، الأربعون :

جس کتاب میں کسی بھی طرح کی چالیس احادیث جمع کی گئی ہوں۔

الألفية :

تصنیف کی ایک قسم ہے، جس کے ذریعے ایک ہزار شعر میں کسی بھی فن کے قواعد و ضوابط مرتب کیے جاتے ہیں۔ اصول حدیث میں مقدمہ ابن صلاح کو حافظ زین الدین العراقي نے نظم کی صورت میں ایک ہزار شعروں میں مرتب کیا ہے اور اس کا نام ألفیة الحدیث رکھا ہے۔

معجم :

اسکی جمع معاجم ہے، اور یہ علم حدیث میں تصنیف کا ایک طریقہ ہے جس میں مؤلف اپنے اساتذہ کے ناموں کی ترتیب ہجائی سے احادیث جمع کرتا ہے۔